۴؍ جولائی ۱۹۱۳ء

خطبہ جمعہ

حضرت خلیفۃ المسیح نے سورۃ الفرقان کی آیات ۶۲ تا ۷۸ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
میری نیت اس رکوع کے سنانے میں یہ ہے کہ کسی کو اس پر عمل نصیب ہو جائے اور وہ اسے اپنا دستور العمل بنائے۔

اس میں بتایا ہے کہ رحمٰن کے پیارے، رحمٰن کے پرستار کون ہیں؟ دیکھو اس وقت تم بیٹھے ہو۔ سب کی آوازوں میں اختلاف۔ لباسوں میں اختلاف۔ مکانوں میں اختلاف۔ صحبتوں میں اختلاف۔ مذاقوں میں اختلاف، غرض اختلاف ایک فطری امر ہے۔ اب خدا ہی کا فضل ہے کہ تم ایک وحدت کے نیچے آ گئے۔ میں کبھی گھبرایا نہیں کرتا کہ فلاں شخص کو کیوں ہمارا خیال نہیں کیونکہ میرے مولیٰ کا ارشاد ہے وَلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ۔ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ (ھود:۱۱۹، ۱۲۰)۔ پس جس پر فضل ہوا وہ اختلاف سے نکل کر وحدت ارادی کے نیچے آ جائے گا۔

اس رکوع میں اللہ نے ان باتوں کی طرف متوجہ کیا ہے جن پر چل کر انسان اختلاف سے بچ سکتا ہے۔

گالی کا جواب گالی، یہ جوانمردی کی بات نہیں۔ جو ایک گالی پر صبر نہیں کرتا اسے آخر پھر گالیوں پر صبر

کرنا پڑتا ہے۔ اختلاف تو بیشک ہوتے ہیں کیونکہ ہماری فطرتوں میں اختلاف ہے مگر عباد الرحمٰن کا طریق یہ ہے کہ وہ دنیا میں اپنی روش سکینت ' وقار کی رکھتے ہیں۔ تکبر و تجبر و عصیان سے کام نہیں لیتے۔ بھاری بھرکم رہتے ہیں۔ وہ ہر معاملہ میں صبر ' عاقبت اندیشی سے کام لیتے ہیں۔ کیونکہ اختلافوں سے بچنے کی راہ ھون ہے۔

میرا ایک استاد تھا۔ اس نے مجھے نصیحت کی کہ دنیا میں سکھی رہنا چاہتے ہو تو اپنے تئیں ایسا نہ بناؤ کہ اپنے خلاف ہونے سے گھبرا جاؤ اور دوسروں سے لڑنے لگو۔

رحمٰن کے پرستار ' رحمٰن کے پیارے وہ ہیں جو سخت بات سننے پر سلامتی کی راہ اختیار کر لیتے ہیں۔

دوم۔ وہ رات عبادت میں گزار دیتے ہیں۔ کبھی کھڑے ہو کر جناب الٰہی کو راضی کرتے ہیں ' کبھی سجدہ میں پڑ کر۔

سوم۔ راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعائیں مانگتے ہیں۔ اپنے مولیٰ کے آگے گڑگڑاتے ہیں۔

چہارم۔ وہ ان لوگوں کی طرح نہیں جو روپیہ ہاتھ لگنے پر جھٹ ناجائز جگہ پر خرچ کر دیتے ہیں بلکہ سوچ سمجھ کر ضرورت حقہ پر درمیانی راہ اختیار کرتے ہیں۔

پنجم۔ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں جانتے اور اپنے تئیں ہلاکت میں نہیں ڈالتے اور نہ قتل کرتے ہیں۔ نہ زنا کرتے ہیں کیونکہ جو ایسا کرتا ہے وہ سزا پاتا ہے۔ رحمٰن کے پیارے تو ایسے افعال شنیعہ سے بچتے رہتے ہیں اور سنوار والے کاموں میں اپنا وقت خرچ کرتے ہیں۔

خطبہ ثانیہ

دوسرے خطبہ میں فرمایا۔

مسلمانوں سے حمد اٹھ گیا۔ وہ کبھی اپنی حالت پر راضی نہیں ہوتے اور نہ خدا کا شکر ادا کرتے ہیں۔ جب سے حمد و شکر اٹھا ' خدا تعالیٰ کا انعام بھی اٹھ گیا۔ وہ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ (ابراھیم:۸) کو نہیں سمجھے۔ تم اللہ تعالیٰ کی بہت حمد کیا کرو۔ ہماری کتاب بھی الحمد للہ سے شروع ہوتی ہے۔ ہمارے خطبے بھی الحمد سے شروع ہوتے ہیں۔ اس خطبہ میں دو بار الحمد ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ۔ اور اس کے لئے اسی سے مدد طلب کرو اور اللہ کو ہر حال میں یاد رکھو۔ وہ تمہیں یاد رکھے گا۔

(الفضل جلد ا نمبر ۴---۹ / جولائی ۱۹۱۳ء صفحہ ۱۵)